السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کچھ لوگوں میں یہ مروج ہے کہ اپنی بیٹیوں کو بغیر شادی کے بٹھا دیتے ہیں اور ان کا رشتہ کسی شخص کو دینے کے لیے تیار نہیں ہوتے بلکہ کہتے ہیں کہ ہمارا کوئی بھی ثانی اور ہم پلہ نہیں ہے۔ لہٰذا وہ اپنی لڑکیوں کا نکاح کسی شخص سے کرنے کے بجائے قرآن پاک سے کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے حق معاف کروا دیا ہے اب ہم پر کوئی حق نہیں۔ کیا ان کا یہ طرز عمل درست ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ان لوگوں کا یہ طریقہ بالکل غلط ہے اور کتاب وسنت کے ارشاد کے بھی خلاف ہے اور یہ ان کی بیٹیوں پر بھی ظلم عظیم ہے، ایسے ظالموں کی اللہ کے سخت گرفت ہوگی اور اس سے عربوں کی جاہلیت کے زمانہ کی پوری طرح سے نقالی ہوتی ہیں عرب کے جاہل کہا کرتے تھے کہ ہمارا کوئی بھی ثانی وہم پلہ نہیں لہٰذا وہ بچپن ہی میں بچیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے اور آج کل کے لوگوں نے بچیوں کو زندہ دفنانے کا ایک اور طریقہ ایجاد کیا ہے وہ یہ ہے کہ انہیں بغیر نکاح کے بٹھا دینا ان کے ساتھ یہ طرز عمل اپنانا ان کے ساتھ ظلم عظیم ہے اور زندہ دفنانے کے مترادف ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ (النور:٣٢)

''تم میں سے جو مرد، عورت بے نکاح ہوں ان کا نکاح کردو۔''

اس ارشاد ربانی کے مطابق اپنی بچیوں کی (جو بلوغت کو پہنچ چکی ہوں) شادی کرنا ہر شخص کے لیے ضروری ہے خواہ وہ کوئی بھی ہو خواہ امیر ہو یا غریب یا کوئی اور ہر آدمی کو اپنی لڑکی کو اس کے شوہر کے حوالے کرنا ہے اور جو کوئی اس حکم الٰہی کی نافرمانی کرے گا وہ عند اللہ سخت مجرم ہوگا۔ باقی یہ کہنا کہ ہم نے حق معاف کروا دیا ہے تو یہ اللہ کے دین میں احداث اور بہت بری بدعت ہے تعجب ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے تو حقوق نہیں معاف کروائے۔

(بچیوں کی قرآن پاک کے ساتھ شادی کروا کر)

حالانکہ واقعتاً ان کا کوئی ثانی نہ تھا لیکن آپ ﷺ نے اپنی چاروں بیٹیوں کی شادی کروا کر یہ سنت جاری فرمادی اور یہ ثابت کر کے دکھلایا کہ کوئی بچی (بالغہ) نکاح کے بغیر بٹھائی نہیں جا سکتی اور اب جو شخص بھی آپ ﷺ کے طریقے سے اعراض کرے گا یا اپنی لڑکیوں کو آپ ﷺ کی بچیوں سے اعلیٰ سمجھے گا تو وہ اپنے ایمان کی خیر طلب کرے۔

آپ کے طریقہ کا مخالف مسلماں ہی نہیں رہتا۔ یہی سبب ہے کہ اس طرح کے لوگوں کی ایسی روش کے جو گندے نتائج سامنے آتے ہیں ان میں ہر صاحب دانش کے لیے سامان عبرت مل جاتا ہے۔ لہٰذا جسے ایسے خراب نتائج سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے طریقہ پر کاربند ہو جائے۔

خلاصہ کلام : ......یہ طریقہ کار بالکل غلط اور بہت گندا ہے اور اسلام کے قوانین کے مخالف اور اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کے ارشادات عالیہ کے برخلاف ہے اس سے ہر مسلمان کو اپنا دامن بچانا چاہیے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 430

محدث فتویٰ